
بسم الله الرحمن الرحيم
التحقيقات لدفع التلبيسات
للمحقق العلام فخر الاماثل صدر الافاضل
السيد محمد نعيم الدين مرادآبادى
التعريب
من شيخ القرآن الدكتور
المفتى غلام سرور القادرى البخارى
رئيس الجامعة الرضوية و الخانقاه القادرية النورية
بماڈل تاؤن بلاهور باكستان
رقم الهاتف المتحرك:
0300-4136184
کمپوزنگ محمد صدیق

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم و على آله الاخيار و صحبه الابرار الذين بلغوا الدين بتحقيقاتهم الانيقة و تجديداتهم المنيفة ودفعوا عنه تلبيسات الضالين و تشكيكات الشاكين فوصل الينا الدين بصورته الاصلية بادلته النقلية والعقلية وكان الناس على العقيدة الحقة من الشرق الى الغرب حتى خرج رجل من نجد العرب و هو محمد بن عبدالوهاب الذى من ضلاله و اضلاله استحق العذاب حيث جعل آيات الكتاب التى نزلت فى المشركين على اهل الحق من المؤمنين حتى صار مصداق " و كان ابن عمر يراهم شرار خلق الله و قال انهم انطلقوا الى ايات نزلت فى الكفار فجعلوها على المسلمين " (باب قتال الخوارج والملحدين صحيح البخارى، ١/١٠٢٤) فلاشك انه كان من اهل الخوارج الملحدين كما قال الامام العلام خاتمة المحققين محمد امين الشهير بابن عابدين فى حاشيته رد المحتار على الدر المختار فى بحث باب البغاة " كما وقع فى زماننا فى اتباع ابن عبدالوهاب الذين خرجوا من نجد و تغلبوا على الحرمين و كانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون و ان من خالف اعتقادهم مشركون و استباحوا بذلك قتل اهل السنة و قتل علماء هم الخ (٣/٢٦٢) و كما صرح به الشيخ العلامة احمد الصاوى المالكى رحمة الله عليه

م ١٢٢٤ هجرى فى حاشيته على تفسير الجلالين فى سورة الفاطر فى تفسير آية " اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" بقوله " و قيل هذه الاية نزلت فى الخوارج الذين يحرفون تاويل الكتاب والسنة و يستحلون بذلك دمآء المسلمين و اموالهم كما هو مشاهد الان فى نظائرهم وهم فرقة بارض الحجاز يقال لهم الوهابية(مطبوعه مصر ١٣٥٨ هجرى و طبع هذه الحاشية ١٤١٠ هجرى من دار الكتب العلمية، بيروت لبنان) ولكن صاحب المطبع اخرج منها لفظ " الوهابية و هذه خيانة عظيمة و قد وجدت امثال هذه الخيانات بالكثرة من هذه المطبعة و امثالها عندنا موجودة ولا بد لاهل العلم علمها لئلا يقعوا فى المغالطات ولا يعتمدوا على هذه المطبعة بل لا بدلهم ان يقابلوا مطبوعاتها بمطبوعات المطابع القديمة

كتاب التوحيد

وصنف الشيخ ابن عبدالوهاب النجدى كتاباً سماه "كتاب التوحيد" و شرحه من آله الشيخ عبدالرحمن بن حسن م ١٢٥٨ هجرى، باسم "فتح المجيد شرح كتاب التوحيد" ولم يترك فيه الشيخ علماء اهل السنة و مشائخهم الكبار الا كفرهم و افتى بكونهم مرتدين و خارجين من الاسلام وهدم قبات مع مزار اتهم الشريفه كالشيخ الاكبر محى الدين ابن العربى و عبدالعزيز الدباغ و سيد احمد البدوى والامام ابن الفارض والغوث العظم الشيخ عبد

القادر الجيلانی والامام البوصیری وغیرهم.

و ترجم "کتاب التوحید" الشیخ محمد اسماعیل الدهلوی من العربیة الی الاردیة مع بعض الاضافات و سماه "تقویة الایمان" و اشاعه في بلاد الهند فتائر بهذا الکتاب اولا شیخ شیوخ مدرسة دیوبند الواقعة بالهند الشیخ رشید احمد دیو بندی جنجوهی و یمدح فی فتاواه الفتاوی الرشیدیة بالاردیة،اولاً ابن عبدالوهاب النجدی و کتابه ثم اسماعیل الدهلوی و کتابه "تقویة الایمان" بحیث قال

"محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کا ہے"۔(ص:۲۳۵)

اور مزید لکھتے ہیں:

"محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا۔ سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت اور شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی۔(ص:۲۳۷، فتاوی رشیدیہ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب، کراچی، ۱۳۰۱ھ)

و ما قال الشیخ رشید احمد جنجوهی فمعناه فی العربیة "یقال لاتباع الشیخ محمد بن عبدالوهاب النجدی الوهابیة و کانت عقائدهم عمدة و کان مذهبهم حنبلیا الا انه و جدت فی مزاجهم شدة و لکنه هو و اتباعه ابرار و اخیار الا الذین تجاوز الحد منهم وقع

الفساد فيهم وعقائد كلهم متحدة والفرق في الاعمال كالحنفى والشافعي والمالكى والحنبلى" (ص٢٣٥).

ثم قال بعد هذا:

"محمد بن عبدالوهاب النجدى يقول الناس له " الوهابى" و كان رجلا صالحا و سمع انه كان له مذهب حنبلى و كان عاملا بالحديث وكان يمنع عن البدعة والشرك الا انه كان فى مزاجه شدة". (ص: ٢٣٧).

و خلاصة ما قال شيخ علماء ديوبند رشيد احمد جنجوهى أن ابن عبدالوهاب واتباعه هم ابرار و اخيار (صالحون) و العاملون بالحديث والمانعون عن البدعة والشرك. و هذا خلاف ما قال فيه و فى اتباعه الامام محمد امين ابن عابدين فى فتاواه والشيخ احمد الصاوى المالكى فى حاشية الصاوى على تفسير الجلالين بان ابن عبدالوهاب النجدى و اتباعه خوارج و ليسوا من اهل الحق و يقول الفقير الدكتور المفتى غلام سرور القادرى ولا شك ان من قال فيهم انهم اخيارو ابرار و عقائدهم عمدة فهو ايضاً منهم هكذا وضعت الخارجية والوهابية قدما في مدرسة ديوبند و فى علماءهم بواسطة شيخهم شيخ رشيد احمد جنجوهى فهؤلاء مالوا الى الخارجية والوهابية و دخلوا فيها ولكن ما دخلوا فيها دخوليا كليابل جزويا فلذا يسمون انفسهم سنيا حنفيا بل صوفيا ايضا فاعمالهم و عقائدهم

اختلطت بالعقائد الخارجية والوهابية و بعقائد اهل السنة فصاروا مصداق قوله تعالى " مذبذبين بين ذالك لا الى هؤلاء ولا الى هؤلاء" (سورة النساء: ١٤٣).

تقوية الايمان

و كذا يمدح الشيخ رشيد احمد جنجوهى كتاب" تقوية الايمان" صاحبه اسماعيل الدهلوى ولاشك أن هؤلاء اى علماء ديوبند و مشائخهم اتبعوا هذا الكتاب الذى صنفه الشيخ محمد اسماعيل القتيل الدهلوى الذى يسمونه اسماعيل الشهيدالدهلوى الذى قتله مسلمو منطقة سرحد الذى هو الان من مناطق باكستان و ايضا مسلموا مملكة افغانستان الذين أفتى اسماعيل الدهلوى و شيخه السيد احمد بكونهم مرتدين وواجبى القتل والجهاد لانكارهم اتباعهم فى المذهب الوهابى فوقع القتال فى ما بينهم بموضع يقال له بالا كوت ما بين كشمير و ايبت آباد فقتل اسماعيل الدهلوى و شيخه فى هذه المعركة و هذا اسماعيل الدهلوى اوّل شخص بالهند تأثر من عقائد ابن عبدالوهاب النجدى و اتباعهم و من كتابه " كتاب التوحيد" و ترجم هذا الكتاب اسماعيل الدهلوى من العربية الى الاردية و سماه بتقوية الايمان مع بعض اضافات فاشاعه فى بلاد الهند فاشتعلت به نار فتنة الوهابية فى الهند فضل به كثير من الناس من العوام و الخواص حتى علماء ديوبند فرد عليه كثير من اجلة علماء اهل السنة رحمهم الله تعالى ولكن شيخ علماء ديوبند رشيد احمد جنجوهى يمدح اسماعيل الدهلوى و كتابه" تقوية الايمان" ايضا فى فتاواه "فتاوىٰ رشيديه" و يؤيدفيه عقائد الوهابية و و هؤلاء

اهـل ديـوبـنـد تأثروا من فتنة الوهابية بحيث اسآء وا الادب مع النبى ﷺ و نـقـصـوه فـى كتبهـم مثلا "حـفظ الايمان"، "براهين قاطعه" "تحذير الناس" وغيرها فارتكبوا كفراً عظيما.

فـجـزى اللّٰه تعالى جزاء الخير الامام الهمام والعالم القمقام الشاه احـمـد رضا خان الـمـحدث البريلوى بجمعه عبارات تلك الكتب التى اشتملت على سوء الادب مع النبى ﷺ فى كتابه حسام الـحرمين الشريفين و تحصيله الفتاوى من علماء الحرمين جمعها فيه وا شاعتهـا بالهند و احسن الى اهل الاسلام بالهند و حفظ ايمانهم و اعتقادهم من فتنة الوهابية فرضى اللّٰه عنه و جزاه عنا بدعوات فيجب على اهل الاسلام شكره والدعاء له ثم جزى الله تعالى صدر الافاضل السيد مـحـمد نعيم الدين مراد آبادى رحمة الله عليه احسن الجزاء حيـث رد عـلى الوهابية برد اعتراضاتهم على حسام الحرمين احسن الرد و سماه

"التـحـقيـقـات لـدفـع التـلبيسـات" و كان الكتاب هذا فى الاردية فـطـالبنى الاخ محمد راشد على الساكن بانكلترا ان اترجمه مـن الاردية الـى الـعـربية فـاجبتـه و تـرجمتـه من الاردية الى العربية فـاعـرض بحضرة القارئين ان يدعوا لى بدعوات حسنة و جزاء طيب و ان يجعله اللّٰه تعالى مفيدا تاماً لهم فقط

كتبه

الدكتور المفتى غلام سرور القادرى البخارى

استاذ الحديث والتفسير والفقه والتصوف

بالجامعة الرضوية والخانقاه القادرية النورية

بمادل تاؤن بلاهور باكستان

ترجمہ مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ

ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں اور اس کے نبی ﷺ اور آپ کی آل اخیار اور اصحاب پر درود بھیجتے ہیں جنہوں نے اپنی عمدہ تحقیقات کے ساتھ اور عالی شان تجدیدی کارناموں کے ساتھ دین کی تبلیغ کی اور گمراہوں کی مکاریوں کو اور شک کرنے والوں کے شکوک کو دین سے دور کیا تو دین ہم تک اپنی اصلی صورت میں دلائل عقلیہ ونقلیہ کے ساتھ پہنچا اور لوگ مشرق سے مغرب تک ایک عقیدہ حقہ (اہلسنت) پر تھے یہاں تک نجد عرب سے ایک شخص محمد بن عبدالوہاب نکلا۔

جو اپنی گمراہی سے اور دوسروں کو گمراہ کرنے کی وجہ سے عذاب الٰہی کا حقدار ہوا۔ کیونکہ قرآن کی وہ آیات جو مشرکین کے بارے میں اتری تھیں انہیں اہل حق مومنین پر چسپاں کر ڈالا یہاں تک کہ صحیح بخاری کی اس حدیث کا مصداق ہو گیا۔

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ان (خارجی لوگوں) کو اللہ کی بدتر مخلوق سمجھتے تھے وہ فرماتے تھے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کافروں اور ان کے بتوں کے بارے میں اتری ہوئی آیات کو مسلمان پر چسپاں کرتے تھے۔ (باب قتال الخوارج الملحدین، صحیح بخاری، ۱/۵۶۱)

اس میں شک نہیں کہ ابن عبدالوہاب نجدی بے دین خوارج میں سے تھا چنانچہ الامام علامہ خاتمۃ المحققین محمد امین المعروف ابن عابدین اپنے حاشیہ ردالمحتار علی الدرالمختار کے اندر باب البغاۃ کی بحث میں لکھتے ہیں جیسا کہ ہمارے زمانے میں ابن عبدالوہاب نجدی کے پیروکاروں میں یہ بات رونما ہوئی جنہوں نے نجد سے خروج کیا اور حرمین شریفین پر غلبہ حاصل کر لیا اور اپنے آپ کو بطور جھوٹ کے حنبلی مذہب کہتے ہیں۔ لیکن ان کا عقیدہ یہ

ہے کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہیں وہ مشرک ہیں اور اسی وجہ سے انہوں اہلسنت اور ان کے علماء کے قتل کو جائز قرار دیا۔ (فتاوی شامی، ۳/۲۶۲)

اور جیسا کہ وضاحت سے فرمایا شیخ علامہ احمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۴۱ھ نے اپنے حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین میں سورہ فاطر کی آیت ''انما یدعوا حزبہ الذین کفروا'' کی تفسیر میں فرمایا کہ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ان خارجیوں کے بارے میں اتری جو قرآن وسنت کے غلط معانی کرتے ہیں اور اسی سے مسلمانوں کے خون کو بہانا روا رکھتے ہیں اور ان کے مالوں کو لوٹنا جائز قرار دیتے ہیں جیسا کہ ان نظائر وامثال میں دیکھنے میں آتا ہے کہ یہ ایک ارض حجاز میں فرقہ ہے جن کو وہابیہ کہا جاتا ہے (تفسیر صاوی مطبوعہ مصر ۱۳۵۸ھ) یہ حاشیہ دار الکتب علمیہ بیروت لبنان نے شائع کیا۔ پھر دوبارہ انہوں نے یہ حاشیہ ۱۴۱۰ھ میں شائع کیا لیکن صاحب مطبع نے دوسری بار کی طباعت میں لفظ ''وہابیہ'' نکال دیا اور یہ بہت بڑی خیانت ہے۔

اس قسم کی خیانتیں اس مطبع کی مطبوعات میں بکثرت پائی جاتی ہیں جن کی امثال ہمارے پاس موجود ہیں۔ لہٰذا اہل علم کو اس بات کا علم ہونا چاہیے تاکہ وہ غلط فہمی میں نہ پڑیں اور اس مطبع پر اعتماد نہ کریں بلکہ ان کے لئے ضروری ہے کہ ان کی نئی مطبوعات کو پرانی مطبوعات کے موافق کر کے دیکھیں۔

کتاب التوحید

اور ابن عبد الوہاب نجدی نے کتاب التوحید کے نام سے ایک کتاب لکھی اور اس کے خاندان سے شیخ عبد الرحمٰن بن حسن متوفی ۱۲۵۸ھ نے فتح المجید شرح کتاب التوحید کے نام سے اس کی شرح لکھی جس میں انہوں نے علماء اہلسنت اور بڑے بڑے مشائخ کو کافر قرار دیا اور ان کے مرتد ہونے، اسلام سے خارج ہونے اور ان کے مزارات مقدسہ

گرانے کافتوی دیا۔ جیسے شیخ اکبرمحی الدین ابن عربی، عبدالعزیز دباغ اور سید احمد بدوی اور امام ابن الفارض اور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی اور امام بوصیری صاحب قصیدہ بردہ شریف وغیرھم۔

پھراس کتاب التوحید کا ترجمہ محمد اسماعیل دھلوی نے عربی سے اردو میں کیا کچھ اضافات کے ساتھ اس کا نام تقویۃ الایمان رکھا اور اسے بلاد ھند میں شائع کیا اس کتاب سے سب سے پہلے مدرسہ دیوبند کے جو ھندوستان میں واقع ہے شیخ الشیوخ رشید احمد گنگوہی دیوبندی متاثر ہوئے۔ اور اپنے فتاوی رشیدیہ میں جو اردو میں ہے پہلے ابن عبدالوہاب نجدی کی تعریف کرتے ہیں اور پھراس کی کتاب التوحید کی تعریف کرتے ہیں۔

پھراسماعیل دہلوی کی اور اس کی کتاب تقویۃ الایمان کی تعریف کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ "محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اوران کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا اور عقائد سب کے متحد ہیں فرق اعمال میں حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کا ہے"۔ (فتاوی رشیدیہ، ص: ۲۳۵)

اس کے بعد مزید لکھتے ہیں کہ "محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا اور بدعت اور شرک سے روکتا تھا مگر شدت ان کے مزاج میں تھی"۔ (فتاوئی رشیدیہ، ص: ۲۳۷)

علماء دیوبند کے شیخ رشید احمد گنگوہی نے جو کچھ کہا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکار نیک ہیں اور صالحین ہیں اور حدیث پر عمل کرنے والے ہیں اور شرک اور بدعت سے روکنے والے ہیں اور یہ جو کچھ شیخ رشید احمد گنگوہی نے کہا یہ اس کے بالکل برعکس ہے جو ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکاروں کے بارے میں علامہ امام محمد امین المعروف ابن عابدین نے اپنے فتاوئی میں اور شیخ احمد صاوی مالکی نے

اپنے حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین میں فرمایا کہ ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکار خارجی ہیں اہل حق میں سے نہیں ہیں۔ اور فقیر ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری عرض کرتا ہے کہ اس میں شک نہیں جو ان کے بارے میں کہتا ہے کہ بڑے اچھے لوگ تھے اور ان کے عقیدے عمدہ تھے وہ انہی میں سے ٹھہرا۔ اس طرح خارجیت اور وہابیت نے مدرسہ دیوبند میں اور ان کے علماء میں شیخ رشید احمد گنگوہی کے ذریعے قدم جمالیا۔ پس یہ لوگ یعنی اہل دیوبند اس طرح خارجیت اور وہابیت کی طرف مائل اور اس میں داخل ہو گئے۔ لیکن کلی طور پر داخل نہ ہوئے بلکہ جزوی طور پر اس لئے اپنا نام سنی حنفی بلکہ صوفی بھی رکھتے ہیں لہٰذا ان کے اعمال اور عقائد خارجیت اور وہابیت اور عقائد اہلسنت میں خلط ملط ہو گئے۔ اس طرح یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مصداق بن گئے۔

"مذبذبین بین ذالک لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء" (النساء: ۴: ۱۴۳)

اور منافق لوگ کفر و اسلام کے درمیان حیران و سرگرداں ہیں نہ ادھر کے لوگوں میں ہیں نہ اُدھر کے لوگوں میں۔

کتاب تقویۃ الایمان

اسی طرح شیخ رشید احمد گنگوہی، اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کی خوب تعریف کرتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ علمائے دیوبند اور ان کے مشائخ اس کتاب تقویۃ الایمان مصنفہ شیخ اسماعیل قتیل دہلوی کے پیروکار ہو گئے۔ یہ لوگ اسے اسماعیل شہید کہتے ہیں جسے صوبہ سرحد کے اور افغانستان کے مسلمانوں نے قتل کیا۔ جن کے خلاف اسماعیل دہلوی اور اس کے شیخ سید احمد نے مرتد ہونے اور واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیا اور ان سے جہاد کرنے کا اپنے پیروکاروں کو حکم دیا۔ کیونکہ انہوں نے مذہب وہابی سے پیروی کرنے سے انکار کر دیا۔ اور دونوں طرف سے جنگ ہوئی یہ جنگ بالاکوٹ میں ہوئی

اسماعیل دہلوی اور اس کا شیخ اس معرکہ میں قتل ہوئے۔ اسماعیل دہلوی وہ پہلا شخص ہے جو ہندوستان میں جو متاثر ہوا ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکاروں اور اس کی کتاب التوحید سے اور اسکا عربی سے اردو میں ترجمہ اور کچھ اضافات کے ساتھ اس کا نام "تقویۃ الایمان" رکھا۔ اور اسے بلاد ہند میں شائع کیا اس کے ذریعے فتنہ وہابیت کی آگ ہندوستان میں بھڑک اٹھی اور بہت سے عوام وخواص گمراہ ہوئے حتی کہ علمائے دیوبند بھی بھٹک گئے۔

اور بڑے بڑے علماء ومشائخ نے تقویۃ الایمان کے رد میں کتابیں لکھیں۔ لیکن علماء دیوبند کے شیخ رشید احمد گنگوہی اسماعیل دہلوی اور اس کی کتاب تقویۃ الایمان کی اپنے فتاوی رشیدیہ میں تعریفیں کرتا ہے۔ اور عقائد وہابیہ کی تائید کرتا ہے اور یہ علمائے دیوبند فتنہ وہابیہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے اپنی کتابوں مثلاً حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس وغیرہ میں نبی کریم ﷺ کی بے ادبیاں کیں اور کفر عظیم کے مرتکب ہوئے تو اللہ جزاء دے بہترین جزاء امام ہمام عالم بے مثال شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی کو کہ انہوں نے ان کی عبارتوں کو اپنے فتاوی میں جمع کر کے اور علماء حرمین شریفین سے فتاوی حاصل کئے اور ان کو اس کتاب میں جمع کیا اور ہندوستان میں شائع کیا اور ہندوستان کے مسلمانوں پر احسان کیا اور ان کے ایمان کی حفاظت کی۔ اور ان کے عقائد کو فتنہ وہابیت سے بچایا۔

اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو جائے اور ہماری دعاؤں کے بدلے انہیں ہماری طرف سے جزاء دے۔ اور اہل اسلام پر ان کا شکریہ ادا کرنا اور ان کے لئے دعا کرنا واجب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ صدر الافاضل السید محمد نعیم الدین مرادی آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو اچھی جزاء عطا فرمائے کیونکہ انہوں نے وہابیت کا رد اس طرح کیا کہ انہوں نے "حسام الحرمین" پر اعتراض کئے ان کا بہترین رد کیا اور اس کا نام "التحقیقات لدفع التلبیسات" رکھا اور یہ کتاب اردو میں تھی تو میرے بھائی راشد علی ساکن برطانیہ مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں اس کا اردو سے

عربی میں ترجمہ کروں تو میں نے ان کی گزارش کو قبول کیا اور اس کا اردو سے عربی ترجمہ
قارئین کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ میری اس
تحریر کو ان کے لئے مکمل طور پر فائدہ مند بنائے۔فقط

کتبہ

الدکتور المفتی غلام سرور القادری البخاری

استاذ الحدیث والتفسیر والفقہ والتصوف

جامعہ رضویہ (ٹرسٹ) و خانقاہ قادریہ نوریہ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

الاستفتاء

ما تقول علماء الدين والمفتيون للشرع المتين فى علماء ديوبند الذين يقولون بان الشيخ الامام احمد رضا البريلوى نقل فى كتابه حسام الحرمين عبارات كثيرة لعلماء ديوبند مقطوعة عما سبق و خان فى نقلها فحصل من علماء الحرمين الشريفين فتوى الكفر كما صنف المولوى الشيخ خليل احمد الامبيتوى تلميذ الشيخ رشيد احمد جنجوهى ديوبندى كتابا " التصديقات لدفع التلبيسات المعروف بالمهند على المفند واشاعه توجد فيه تصديقات علماء الحرمين الشريفين والهند مع الخواتم" و يجعلونها سندا و دليلا ان علماء الحرمين الشريفين يصدقون عقائد علماء ديوبند فلهذا ههنا استفسار و سؤال من حضرتكم هل الكتاب " حسام الحرمين" حق ام الكتاب " التصديقات" و بأيهما عمل علمائنا اهل السنة والجماعة و اصحاب و عقائد ديوبند يفتخرون بأنهم على الحق و اهل عقائد البريلوية (اهل السنت والجماعت) مفترون و كاذبون و ان عندهم مصنع التكفير و يفتون باسلام من شاؤواه و بكفر من شاؤواه و يجعلونه فى النار فعل هذا صحيح ام غلط فأوضحوا هذه المسئلة فى ضوء الدلائل مع الكرم والاحسان بينوا توجروا.

المستفتى السيد مظاهر حسين مظفر بور

١٨ جمادى الاولى ١٣٦٢هجرى

الجواب بعون الملك الوهاب

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلى على رسوله الكريم

وهذا القول غلط قطعاً ولا اساس له بأنها انشئت معانى الكفر فى عبارات علماء ديوبند فى "حسام الحرمين" بقطعها عما سبق بل نقلت العبارات كلها بالفاظها و عليها حصل الفتوى من علماء الحق جعلها علماء الحرمين الطيبين عبارات كفرية الا ان العبارات المختلفة المشتملة على مضمون واحد وجدث فى كتاب واحد فوضعها الشيخ الامام احمد رضا فى محل واحدٍ مع الاختصار و كل واحدة من تلك العبارات تشتمل على معنى كفريا وما أنشىء معنى جديد كفرى مع ايصالها فى محل واحد و هذا الذى قال به اهل ديوبند افتراء محض فى حق الشيخ الامام احمد رضا البريلوى رحمة الله عليه و يمكن لكل واحد من أهل العلم حصول الطمانية بتطبيق نقول "حسام الحرمين" بأصل الكتاب لعلماء ديوبند نعم كتاب "التصديقات لدفع التلبيسات" فى الحقيقة يصدق عليه عكس اسمها و هو "كتاب التلبيسات لدفع التصديقات قطعا و يقينا" اسم بالمسمى حيث ان مصنفه بالكذب و المكر و التلبيس فعل هذا و جعل هذا بانه خادع علماء المكة المكرمة بمخادعات مختلفة و نبّاهم بمذهبهم فى هذالكتاب بِخلاف ما كتب و ظهر فى كتبه

الی عدة امثال هنامن تلبیساته.

المثال الاول

الی سؤالا بانه من الذی یقال له الوهابی بالهند؟ فکتب فی تفصیل الجواب من اظهر حرمة الربوا یقال له الوهابی و ان کان هو رجلا صالحا کبیرا. (التلبیسات ، ص: ۳)

انظر یا اهل العلم ما اعظم خداعاً هذا و لیس احد بالهند من یقول لمن اظهر حرمة الربوٰ بالهند أنه وهابی بل جمیع علماء اهل السنة والجماعة یظهرون حرمة الربوا ولکن انباء معنی الوهابی بمن یظهر حرمة الربوا بالهند ما اعظم خداعاً و مکراً.

المثال الثانی

کتب فی " التلبیسات" أن السفر لنیة زیارة الروضة الطاهرة النبویة قربة اعلی درجة و فیه نهایة الثواب وسبب حصول درجات بل قریب الواجب ولو حصل مع شد رحالٍ و بذل نفس و مال و کتب ایضاً فی " التلبیسات" بصفحة خامسة بأن المنع عن السفر لنیة زیارة الروضة المبارکة قول الوهابیة.

انظر یا اهل العلم! کیف یجعل نفسه سنیا کأن الوهابیة لیس هو بل غیره. الآن انظر الی " تقویة الایمان" الذی جعله شیخه رشید احمد جنجوهی کتابا عمدة و صرح فیه بکونه مطابقا للکتاب والسنة بل هذا الکتاب یقرأ و یدرس فی مدارس و مکاتب و یجعله

مصلحا و مفيدا للعقائدوالاعمال و يكتب مصنفه اسماعيل الدهلوى

"من الامور الشركية السفر الى غير بيت الله والقصد اليه من

البعيد".

(تقوية الايمان)

و يكتب ايضاً فى هذا الكتاب فى محل آخر "من الامور الشركية

السفر من البعيد الى قبر احد و مزاره او روضته".

(تقوية الايمان مطبوعة الدهلى،ص: ۴۵)

و مصنف "تقوية الايمان" صرح فى هذه العبارة المذكورة بصراحة

كاملة بان السفر الى بيت احد وقبر احد قصدا لزيارته شرك.

و مصنف "تلبيسات" نفسه ايضا يمدح فى "التلبيسات"

مصنف "تقوية" الايمان انظر التلبيسات صفحة: ۳، لما ثبت ان

صاحب "تقوية الايمان" مقتداء و امام لعلماء ديوبند و هم كلهم

يؤمنون به و يسلمونه طريق الهداية و فيه جعل المصنف سفر المدينة

بقصد زيارة قبر النبى ﷺ شركا ثم قول صاحب "التلبيسات" فى "

التلبسات" ان هذا السفر قربة و واجب و ان حصل ببذل نفس و مال

ما اعظم مكرا و خداعاً. لاخفاء فيه و ثبت به ان التقية كتقية

الروافض صحيح فى دين الوهابية يعنى اخفاء المذهب و اظهار

غيره.

المثال الثالث

قال صاحب " تقوية الايمان" انتسابا الى النبى ﷺ انه ﷺ قال ان

اموت يوما أيضا واختلط فى التراب و بهذا ظهر و وضح أن الوهابية يعتقدون عن النبى انه ميت لاحيى (معاذ اللّه) و لكنه اظهر فى "التلبيسات" انه ﷺ حىٌ فى المقبره المباركة و أن حياته كالحيوة الدنياوى بلاكونه مكلفا و هذه الحياة مختصة به و بسائر الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام و بالشهداء رحمهم الله و ليست هذه الحيوٰة برزخية. (التلبيسات ، ص: ٧).

يا اهل العلم! انظروا الى هذا الشخص كيف يظهرون نفسه سنيا خالصا.

المثال الرابع

كتب اسماعيل الدهلوى فى "تقوية الايمان" الصفحة ٤٧ "من اسمه محمدًا و على ليس له اختيار فى شىء" و كتب ايضا فى هذا الكتاب فى الصفحة ٣٣ فى حق الاولياء "انه لا دخل لهم فى شىء لا بالفعل ولا يطيقونه" ولكن خليل الامبيتوى تلميذ الرشيد اظهر عقيدته فى حق اولياء الكرام "بان وصول الفيوض الباطنية من صدورهم و من قبورهم صحيح يقينا. (التلبيسات ص: ١١)

المثال الخامس

قال مصنف "التلبيسات" (خليل احمد الامبيتوى) فى صفحة ١٢ أن محمد بن عبدالوهاب النجدى و اتباعه خوارج و بين فيه عقيدتهم بأنهم فرقة تفتى بل تقول اعلانية بأنهم هم المسلمون و

غيرهم سائر مسلمى العالم مشركون و يبيحون قتل اهل السنة والجماعة و علماء هم ولكن شيخه رشيد احمد جنجوهى قال فى " فتاوىٰ رشيديه" بأن محمد بن عبدالوهاب النجدى و اتباعه يقال لهم الوهابية و عقائدهم صحيحة و هم صلحاء و مذهبهم حنبلى . (١/٨) و قال ايضا فى صفحة ٩٦

" يقول الناس محمد بن عبدالوهاب وهابى ولكن هو كان رجلا صالحا و حنبليا مذهبا و كان عاملا بالحديث و كان يمنع الناس عن البدعة والشرك". هذا عقيده خليل احمد الامبيتوى و شيخه رشيد احمد جنجوهى ولكن عند علماء الحرمين الشريفين فى كتابه " التلبيسات" " جعل نفسه سنيابأن عندنا محمد بن عبدالوهاب النجدى و اتباعه خوارج و ما اعظم مكراً

المثال السادس

خليل احمد الامبيتوى اظهارا بأنه سنى رقم عقيدته فى " التلبيسات" فى مسئلة ختم النبوة:

" بأن لا نبى بعد نبينا محمد ﷺ حسب ما قال الله تعالى (ولكن رسول الله و خاتم النبيين" و هذا ايضا ثابت بأحاديث كثيرة تبلغ معنى حد التواتر و ايضا هذا ثابت باجماع الامة.

فكيف يمكن لنا (اهل ديوبند) ان نعتقد خلاف هذا بل عندنا منكر هذا كافر لانه منكر للنص الصريح (التلبيسات ، ص: ١٤، ١٥)

فانظروا يا أهل العلم! هذا الرجل اعلن واضحا فى هذا الكتاب بانه ﷺ آخر الانبياء ولا نبى بعده و هذا ثابت بالآية والاحاديث المتواترة معنى و ايضا اثبته بالاجماع و جعل النص القرآنى في هذا المعنى نصا صريحا و قطعيا و اظهر بهذا عند علماء الحرمين انه سنى خالص ولكن يا اهل العلم انظروا الى شيخه آخر محمد قاسم النانوتوى مؤسس دار العلوم ديوبند و بانيه انه كتب فى كتابه "تحذير الناس" فى الصفحة الثانية:

"أن عامة الناس يرون ان كون نبينا ﷺ خاتم النبين زمانه آخر الزمان بعد الانبياء السابقين و انه آخرهم زمانا و لكن يظهر و يتضح على اهل الفهم أن فى التقدم الزمانى والتأخر الزمانى ليست فضيلة بالذات فكيف يمكن ان يراد التقدم الزمانى والتأخر الزمانى فى مقام المدح فى قوله ولكن رسول الله و خاتم النبيين فكيف يكون هذا القول فى هذه الصورة مدحا للنبى ﷺ و مراد مصنف "تحذير الناس" أن النبى ﷺ خاتم النبيين رتبة و مرتبة و منصبا لا زمانا فلذا صرح فى هذا الكتاب لو فرض بعثة نبينا بعد زمان نبينا ﷺ لا يكون هذا مخالفا و خلافا لكون نبينا ﷺ خاتم النبيين بل مع هذا يكون نبينا ﷺ خاتم النبيين (تحذير الناس ، ص: ١٨)

المثال السابع

قال فى "التلبيسات" وا ظهر فيه هذه العقيدة أنا نحن لا

نجوز لله تعالى مكانا ولا جهة والنقول انه تعالى منزه عن الجها
والمكان و جملة علامات الحدوث. (التلبيسات ، ص ١٣)

ولكن عقيدة الوهابية خلاف لهذا وهم يقولون عقيدة تنزي
الله تعالى عن المكان والجهة بدعة كما أن امام الوهابية اسماعيل
الدهلوى كتب فى كتابه" ايضاح الحق" فى صفحة: ٣٥،٣٦، أن
اعتقاد تنزيه الله تعالى عن الزمان والمكان والجهة والتركيب عقلى
محض و مبحث بلاسود و زيادة صفات و كذا تاويل المتشابهات وا
ثبات رؤية بلا جهة و محاذاة و اثبات جوهر فرد و ابطال الهيولى
والصورة و هكذا بالعكس والكلام فى مسئلة التقدير والقول بصدور
العالم وا مثالها من مباحث فن علم الكلام والالهيات والفلسفة كلها
من قبيل البدعة الحقيقية اذا عدى هذه كلها من العقائد الدينية". و
هذا مكرٌ من امام الوهابية خليل احمد الامبيتوى بأنه يظهر عقيدته
خلاف عقيدة علماء هم و مشائخهم.

المثال الثامن

كتب فى " التلبيسات" صفحة ١٧ :

" أن من قال لا فضل لنبينا ﷺ علينا الا مثلَ الاخ الاكبر
على الاخ الاصغر فعقيدتنا فى حقه أن هذا القائل خارج من الايمان".

أن صاحب التلبيسات اظهر عقيدته ههنا هذا و لكن انظرو
اهل العلم من وراء الستر يظهر لكم هذه الحقيقة بأنه يكفّر القائل

المذكور فی العقیدة المذکورة و یحکم بکونه خارجا من الایمان و
هو عقیدته نفسه و عقیدة شیخه اسماعیل الدهلوی من حیث أنه
یکتب فی "تقویة الایمان" مطبوعة دهلی فی صفحة ۶۸" أن الناس
کلهم اخوة فیما بینهم والذی هو جلیل القدر هو اخ اکبر فلیزم
تعظیمه کتعظیم الاخ الاکبر و ایضاً مصنف "التلبیسات"قال فی
کتابه آخر " براهین قاطعه" فی صفحة ۳:

" أن من قال فی حق النبی ﷺ أنه هو اخونا بوجه کونه من
بنی آدم صدق و لم یقل خلاف النص بل یقول موافقا للنص" فیأهل
العلم انظروا الی هذا المکر الذی بلغ انتهائه أن العقیده التی قد اشاع
کرّات و مرات قال فی " التلبیسات" خلافه و انکره انکارا صریحا

المثال التاسع

أنه کتب فی کتابه "التلبیسات" فی صفحة ۱۸ :

" أننا قائلون بألسنة و معتقدون بقلوبنا بأن سیدنا محمد
رسول الله ﷺ أعطی علوما زائدة من علوم سائر المخلوقات التی
هی تتعلق بالذات والصفات والتشریحات یعنی الاحکام العلمیة
والحکم النظریة والحقائق الحقة والاسرار الخفیة و غیرها بحیث لم
یبلغ احد قریبها لا ملکٌ مقرب ولا نبی مرسل ولا شک انه ﷺ
أعطی علم الاولین والآخرین وعلیه من الله تعالی فضل عظیم".

فیأهل العلم أنظروا الی هذا الرجل کیف یجعل نفسه مسلماً

و يبين وسعة علمه ﷺ و كونه اعلم من سائر الخلق والظروا ايضاً عقيدته النجسة التى يسترها فى قلبه بأنه ﷺ لم يكن يعلم خاتمته و عاقبتهٔ ولم يكن يعلم ماوراء الجدار (براهين قاطعه)

و ايضاً شيخه اسماعيل الدهلوى كتب فى " تقوية الايمان" مطبوعة دهلى فى صفحة ۳۱:

" أن اللّٰه تعالى ما يفعل بعباده فى الدنيا والقبر والأخرة لا يعلم حقيقته احد لا نبى ولا ولى ولا يعلم احوال نفسه ولا احوال غيره. و هذا الرجل خليل احمد الامبيتوى كتب فى كتابه " براهين قاطعه" فى صفحة ۴۶ مفترعا كذبا على الشيخ عبدالحق محدث دهلوى بأنه يروى حديثاً بأنه ﷺ قال انى لا اعلم ماوراء هذا الجدار فيأهل العلم هذه عقيدة خليل احمد حقيقة و لكن يخادع علماء الحرمين الشريفين بأظهار خلافه فى كتابه " التلبيسات".

و ايضاً خان فى نقل عبارة الشيخ عبدالحق محدث دهلوى خيانة عظيمة لأن الشيخ فى كتابه " مدارج النبوة" جعل النبى ﷺ ايضاً مصداقا لقوله تعالى (هو الاول والأخر والظاهر والباطن وهو بكل شىء عليم) انه ﷺ بفضله و كرمه تعالى بكل شىء عليم كما قال تعالى فى شانه ﷺ (و علمک ما لم تكن تعلم و كان فضل الله عليک عظيما) ثم قال فان قيل اى اعترض بأن ورد فى رواية انه ﷺ قال " انى لا اعلم ما وراء هذا الجدار" فاجاب بأنها رواية لا اصل لها.

المثال العاشر

كتب فى "التلبيسات" و نحن نتيقن بأن من قال شخص فلان اعلم من النبى ﷺ فهو كافر و علمائنا و مشائخنا قد افتوا بكفر هذا الشخص الذى يقول بان علم الشيطان الملعون ازيد من علم النبى ﷺ (التلبيسات).

يا اهل العلم انظروا الى هذا الشخص كتب فى "التلبيسات" خداعا لعلماء الحرمين ولكن كتب نفسه فى كتابه " براهين قاطعه"

" ان علم الشيطان اللعين اوسع من علم النبى ﷺ " و انكر وسعة علمه فى هذا اللكتاب وما قال بكفره فى كتابه "التلبيسات" ارتكبه نفسه فى كتابه " براهين قاطعه" كما كتب في كتابه " براهين قاطعه".

" أن وسعة علم الشيطان و ملك الموت ثابت بالنص و لكن باىّ نص تثبت وسعة علمه ﷺ فيثبت المخالف شركا برد جميع النصوص (براهين قاطعه، ص:٤٧)

ولا يخفى على اهل العلم ان الاستفهام فى كلامه هذا استفهام انكارى فمراده ان وسعة علم الشيطان و ملك الموت ثابت بنصوص كثيرة و لكن لا نص فى وسعة علمه ﷺ فالقول بوسعة علمه ﷺ شرك (لا حول ولا قوة الا بالله العظيم). فيا هل العلم انظروا هذا اعتقاده ولكن انكر هذا فى كتابه "التلبيسات" و قال

بکفر صاحب هذه العقیدة فکیف هذا مکر عظیم.

المثال الحادی عشر

کتب خلیل احمد الامبیتوی فی کتابه "التلبیسات" أن من قال بمساواة علم النبی ﷺ بعلم زید و بکر والبهائم والمجانین اعتقادا او قولا فهو کافر قطعا". (صفحه: ۲۴)

و هذا الرجل اظهر هذه العقیدة عند علماء الحرمین فالان انظروا من القائل بهذا القول الذی یجعله کفرا و من فاعل هذافانظروا یا هل العلم کتاب شیخه من مشائخ علماء دیوبند اشرف علی تهانوی کتب فی کتابه "حفظ الایمان" مطبوعة المطبع المجتبائی بدهلی فی صفحه ۸،۷.

"أن نسبة علم الغیب الی ذات النبی ﷺ ان کان صحیحا بقول زید و نسئله عن مراده".

هل المراد بالغیب ههنا بعض الغیب ام کل الغیب فان کان المراد بعض العلوم الغیبیة فأی تخصیص فیه للنبی ﷺ فمثل هذ الغیب حاصل لزید و بکر بل لصبی و مجنون بل لجمیع الحیوانات والبهائم.

فیأهل العلم انظروا الی قوله هذا الکفری الذی یقول لقائله انه کاف فی "التلبیسات" هو قول شیخه و امامه اشرف علی تهانوی.

و من بعض خیانات الخلیل و مکائده فی التلبیسات انه نقل عبار

شيخه اشرف على تهانوى مقطوعة لا سالمة ولا كاملة و قال ان شيخه اشرف على تهانوى فى " حفظ الايمان" لو حكم لغير الله بعلم الغيب الخ ولكن قال خليل فى "التلبيسات" لفظ الاطلاق مقام لفظ "الحكم" فحرف فى عبارة نفسه و لم يعرف الفرق بين الحكم والاطلاق و نحن نسئله ان لم تكن عبارة " حفظ الايمان" كفرا صريحا فلم بدلها و غيرها فى "التلبيسات" فلم اتى بها بلفظ آخر و لم ستر اصل عبارة " حفظ الايمان" و كان فى الاصل لفظ آخر و لكن هو أظهر علماء العرب شيئا آخر فخادعهم ههنا ايضاً .

المثال الثانى عشر

اظهر رايه بنسبة حفلة ميلاد النبى ﷺ كما فى التلبيسات صفحة ٢٤ :

" والله لسنا كذا بل ليس احد من المسلمين كذا. من يقول بقباحة و بدعة و سيئة و حرام ذكر ولادة النبى ﷺ بل ذكر غبار و نقع نعاله الشريفة و ذكر بول مركبه الشريف البغلة و قال ايضا جميع الاحوال التى لها مناسبة للرسول ﷺ قليلا و علاقة به ذكر ها عندنا مرغوب و محبوب نهاية و مستحب اعلى درجة و ان كان ذكر ولادته الشريفة او بوله وبرازه او قعوده و قيامه او مرضه او نومه وذكر كل واحد منها عندنا مرغوب و مستحب اعلى درجة".

فيأهل العلم انظروا الى هذا الرجل خليل احمد قد ذكر

بكون حفلة ميلاد النبى ﷺ مستحبا اعلى درجة و مع الحلف انكر بكونها بدعة سيئة وهذا مكر عظيم لان اهل ديوبند كلهم منكرون لجواز حفلة ميلاد النبى ﷺ أنظروا الى عباراتهم المندرجة ذيلا كما فى الفتاوى الرشيدية لشيخه رشيد احمد جنجوهى (ص: ٥٠)

يذكر سؤالا

" حفلة ميلاد النبى ﷺ او عرس من اعراس الاولياء ان لم يكن فيه شىء خلاف الشرع كما كان يفعل الشاه عبدالعزيز رحمة الله عليه هل هذا جائز عندك ام لا وهل كان الشاه عبدالعزيز يعقد حفلة ميلاد النبى ﷺ و حفلة العرس ام لا؟ "

فيجيب شيخه جنجوهى:

" بان عقد حفلة ميلاد النبى ﷺ و ان لم يكن فيه امر غير مشروع ولكن يوجد فيه الاهتمام بالتداعى فلذا فى هذا الزمان لا يجوز ولا يصح". و ايضا جنجوهى يذكر فى الفتاوى المذكور.

(ص: ١٣٥)

سؤالا

" بان حفلة ميلاد النبى ﷺ التى تقرأ فيها الروايات الصحيحة من غير وجود الامر خلاف الشرع و لم تكن فيها ذكر روايات موضوعة و كاذبة فهل تجوز الشركة فيها؟ "

فيجيب الجنجوهى:

"بان الشركة فيه لا يجوز لوجوه اخر".

و فى هذه الفتاوى الرشيدية (صفحة ١٣٢) يقول الجنجوهى "لا تجوز الشركة فى حفلة العرس و ميلاد النبى ﷺ ولا تجوز حفلة ميلاد النبى ﷺ والعرس".

فياهل العلم اعدلوا وانظروا الى ان حقيقة مذهبهم هذا بانه لا تجوز حفلة ميلاد النبى ﷺ فى اى حال و صورة ولكن خليل احمد تلميذه و مريدهٗ و شيخ ديوبند يذكر فى "التلبيسات" خلاف مذهبه خداعاً لعلماء الحرمين و هذه مكائدهم. (استغفر الله)

ولا شك ان كتب علماء ديوبند كلها مملوئة بمثل هذه المكائد و لما ذكرنا ههنا عدة امثال منها ليراها اهل العلم من العرب و العجم الان نحن نذكر طريقا آخر لمكره و كيده بانه يذكر فى "التلبيسات" سؤالات من نفسه و يذكر جواباتها ايضا من نفسه و يحصل التصديقات من اهل مذهبه الذين له كاهل بيته وارتكب فى الجوابات المكائد التى ذكرت فيما سبق. ثم ذهب بهذه المجموعة المسماة بالتلبيسات المشتملةعلى المكائد الى الحرمين الشريفين ليخادع علمائهما و بطريق يحصل منهم التصديقات و يقول للناس ولاهل العلم بعد رجوع الى الهند بان علماء الحرمين الشريفين الذين افتوا بكفرهم قد افتوا الان باسلامهم و سلموا اسلامهم ولكن

اللـه تـعـالـى مـحـافـظ لعلمائه الربانيين، فلم يغنهم كيدهم هذا و لم
تـحـصل له تصديقات علماء الاعلام للحرمين الشريفين و ان لم يكن
بـعيـدا ان يصيدهم و يحصل منهم التصاديق بمكره و كيده لانه اظهر
نـفسـه عـنـدهـم بـالـظـاهـر سـنيا ولـكن الحمد لله علماء الحرمين
الشريفين لم يتصيدوا فى صيده و مكره.

حال تصديق علماء الحرمين الشريفين

فيـاهـل الـغلم حقيقة تصديق علماء الحرمين فانظروا ها فيه عما جعل
خـليـل احـمـد مـن الـمكائد فى "التلبيسات" و هو انه كتب بان هذ
خـلاصة تـصـديـقـات عـلـماء المكة الكمرمة و لكن فى ذيله تحرير
مـولانـا مـحـمـد سعيد بابصيل فقط ولا ذكر فى التحرير أن " براهين
قاطعه" و " حفظ الايمان" و " تحذير الناس" و " فتاوىٰ الجنجوهى"
التى حكم بكفر مصنفيها فى " حسام الحرمين "غلطٌ.
ولـم يـحـرر فيـه ان فـى هـذه الـكتب ليست عبارة كفرية فكيف هذ
التـصـديـقـات ولاى شـىء فيـه تـصـديـق فاى فائدة حصلت لجماء
ديـوبند بهذا التحرير. والذى ذكره خليل فى "التلبيسات" بانه اظهر
نـفسه سنياً وا ظهر بان محمد بن عبدالوهاب النجدى وهابى خارجى
و ان حفلة ميلاد النبى ﷺ جائز و مولانا محمد سعيد بابصيل صدق
بهـذا فـقـط. لا فـائـدة فيـه لاهـل ديـوبـنـد بل فيه تائيد السنية ولكن
الـوهـابية لا يستـحبـون بل بابصيل يعرضون على الناس هذا التحر

تاييدا لانفسهم و سوى ما ذكرنا امر اهم و هو انه كان درج عبارات التصديقات علماء الحرمين الشريفين بعينها و بالفاظها ضروريا فالسؤال قائم على خليل احمد و متبعيه الى الان بانه لم كتب خلاصة التصديقات و لم يكتبها بالفاظها و اى مضمون كان فى التصديقات مخالفاً لهم الذى ستره .و ايضاً لم قطع و لخص و لم يأت بها بعينها؟

كما انه كتب نفسه فى كتابه "التلبيسات" :

"أن هذه خلاصة تصديقات علماء المكة المكرمة زادها اللّٰه شرفا و تعظيما . فلم قطعت و لخصت عبارات علماء مكة فى ثبوت براء ته و بهذا يفهم اهل العلم ان عبارات تلك التصديقات بالفاظها لم تكن موافقة لهم بل ما كانت مخالفة لمذهبهم صراحة اخرجها و لم يذكرها فى "التلبيسات" و هذا حال ديانتهم و بعد ذالک كتب تصديقا باسم شيخ احمد رشيد ليفهم الناس انه احد من علماء العرب والمكة و لكن فى اخر تصديقه موضع الامضاء امضاء العبد احمد رشيد خان نواب فياهل العلم انظروا "التلبيسات" (صفحة ٥٢) الى لفظ نواب و خان كلاهما يخبران و ينبأن ان هذا الرجل المصدق ليس من العرب ولكن خليل احمد خادع حيث لم يذكر فى اول اسمه لفظ نواب ولا لفظ خان .

والتصديق الثانى فى "التلبيسات" للشيخ محب الدين كتب مع اسمه لفظ المهاجر:. و لفظ " المهاجر" يظهر بان شيخ احمد رشيد

ليس من علماء المكة المكرمة و فى عد تحريره من تحريرات علماء مكة كيد عظيم للقارئين بل للدنيا كلها و جرأة عظيمة بجعل تحريرات اهل هند من تحريرات علماء مكة و لا شك فى انه كيد عظيم يكادبه الناس.

التصديق الثالث

تحرير الشيخ محمد صديق الافغانى

و ادخله ايضاً فى سلسلة علماء مكة فكيف صار الهندى والافغانى مكيين و فيه ايضا انتهاء كيد و مكر بل كان كانه امكن لخليل احمد تحصيل التائيد وا لتصديق من جميع الحجاج من اهل الهند ثم عد هم من اهل مكة فما فعل به احد لهذا الفعل.

مكرٌ عظيم أخر

و فى هذه التحارير و التصاديق تحريران للشيخ محمد عابد مفتى المالكية و اخيه الشيخ على بن حسين المدرس بالحرم الشريف و هذان التحريران ادرجا فى "التلبيسات" ولا شك انهما من علماء مكة ولكن التحريران الذان ادرجا فى "التلبيسات" هما مجعولان و موضوعان وليس حقيقيين ولا اصليين كما كتبه نفسه فى "التلبيسات" (صفحة ۵۵)

" أن العلام مفتى المالكية و أخاه الشيخ على بن حسين بعد ان صدقا وقرظا أخذا منى تصديقتهما تقريظاتهما بحيلة منا و رجعا

من تصديقاتهما و تقريراتهما بسبب سعى المخالفين فلم يعطيانيها
ولكن اتفاقاً نقل تصديقاتهما فكان نقلهما عندى موجوداً فانا اهدى
للناظرين فى "التلبيسات" فعلم بذلك ان تحريرهما لم يكن
موجوداً عند الوهابية بل أفترى خليل احمد عبارات التصديقات من
نفسه ثم نسبها اليهما فهذا مخادعة عظيمة و لم يخف الله فيها. لو
فرض و صدق انهما كتبا تصديقا و تحريرا ثم أخذهما منه راجعين
عنهما ثم لم يعطياه تحريراتهما فتحريراتهما لم تكن مقبولة و حقا
عندهما ثم نسبة خليل احمد تلك العبارات و التصديقات اليهما
مكر عظيم.

و عند خليل احمد برعاية المخالفين و سعيهم سترا الحق فلم يكونا
اهلاً ان يكون تحريراتهما قابلا للاعتبار. فالغرض طبع تحريرهما و
نسبتهما اليهما لم يكن صحيح قط.

فكانت التحريرات باسماء علماء مكة مندرجة فى "التلبيسات"
بهذا القدر فقط مع القطع و التغيرفيها.

و ايضاً جعل الهنديين و الافغانيين مكيين ايضاً و ايضاً فيها تحريرات
مصنوعية مجعولية من عند المصنف وليس فيها تحرير واحد قابل
الاعتماد بل "التلبيسات" كلها مصنع المكر والكيد. و بهذا ظهرأن
جميع علماء مكة كانوا متفقين على كفر اهل ديوبند و لم يغنهم قسم
من اقسام الكيد و المكر شيئاً. فلذا أتوا فى الكتاب تحريرات جعلية

واستکتبوا من الهندیین والافغانیین بعض التحریرات مظهرینهم علماء مکة فلم یکونوا یستطیعوا لتائید الباطل شیئا آخر.

حال تصدیقات علماء المدینة المنورة

و مکروا ایضا فی "التلبیسات" مکرا عجیباً باسماء علماء المدینة نقلوا من رسالة مولانا سید احمد برزنجی من بعض مقاماتهماغدةعبارات قلیلة و کانت علیها امضائات رابع و عشرین و خامس و عشرین نقلوها فی "التلبیسات" کلها . و لم تکن تلک الامضائات علی "التلبیسات" بل علی رسالة برزنجی التی کتبها فی بیان مولد النبی ﷺ ولکن خلیل احمد الامبیتوی نقل فی "التلبیسات" تلک الامضائات کلها مکرا و خداعاً للناس لیفهموا و یختدعوا بان هؤلاء من اهل المدینة کلهم متفقون بمضمون "التلبیسات" کما اقر و اعترف به فی "التلبیسات" (صفحة ٦٠) و لم ینقل تلک الرسالة لیراه الناس بانهم ما یقولون و نقل فی "التلبیسات" بعض عباراة رسالة فی ثلاث مقامات فایة دیانة هذه فاهل العقل والعلم یفهمون بهذا المکر بان ترک نقل کل الرسالة کان لمطلب و مقصد یقیناً لانه لو کان هؤلاء موافقاله لأتی بالرسالة و نقلها حرفاً حرفاً.

تحریر مولانا الشیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی

فی سلسلة تحریرات علماء المدینة تحریر لمولانا الشی

احـمـد بن مـحـمـد خير شيقيطى آخر كلها. و فى تحرير مولانا موصوف انه لم يقل ان عبارات "تحذير الناس" و" براهين قاطعه" و "حفظ الايمان" وغيرها التى حكم عليها بالكفر فى "حسام الحرمين" صحيحة ام ليست بكفرية ام مصنفوها مؤمنون و لم يصيروا كفاراً ولا مرتدين بل الشيخ الموصوف رد على الوهابية فيها و قطع انفهم " بان حفلة مولد النبى ﷺ والقيام عند ذكر ولادته الشريفة جائز و مستحب و محمود شرعاً و معمول لاكابر العلماء قرنا بعد قرن و شعار للمسلمين". انظروا "التلبيسات" (صفحة ٦١، ٦٢)

وفضلاً من هذا قال بامكان قدوم روحه المبارك فى الحفلة و قال ان معتقد هذا غير خاطئ و صرح فيه ايضاً ان النبى ﷺ حى فى قبره الشريف و ايضاً جعل التراب على دين الوهابية كتب ايضا أنه ﷺ يتصرف باذنه تعالى فى العالم كما يشاء". انظروا "التلبيسات". (صفحة ٦٢)

و هذا رد على الوهابية وابطال لدينهم و بهذه العبارات ألقى الشيخ البرزنجى "تقوية الايمان" فى النار و ايضاً ما سوى هذه العبارات عبارات منقولة فى "التلبيسات" و تحريرات فيها ايضاً رد على الوهابية صريحاً.

و هذا تخطيط و تصميم "للتلبيسات" عرض لاهل العلم فكل عاقل منصف يتنفر من مكر و كيد كتاب دجالى الئن بحمده تعالى وضح

كـوضـوح المشس وظهر بلا خفاء ان الكتاب "حسام الحرمين" حق و صـحيـح و "التلبيسات" كذب و مردود و باطل والحمد لله رب العـالـميـن و صـلـى الله على خير خلقه و سيد الانبياء محمد و اله و اصحابه اجمعين.

كتبه العبد المعتصم بحبله المتين

محمد نعيم الدين عفا عنه المعين.

افشاء سر مكائد الوهابية و تلبيساتها

الاستفتاء

ما تقول علماء الدين و المفتيون للشرع المتين فى هذه الامور المندرجة ذيلا

أن المخالفين الديوبند يين والوهابيين يصيحون يزجون و يرفعون الصوت بان العلامة حكيم الامت مجدد المائة الحاضرة مؤيد الملة الطاهرة شيخ الاسلام والمسلمين سيدنا و مولانا الشاه المفتى محمد احمد رضاخان المحدث البريلوى رضى الله عنه يكفر كثيرا من علماء الا مة فلذا تذكره الوهابية بلقب مكفر المسلمين

فهل قولهم هذا حق ام باطل هداية ام ضلالة الثن السوال المطلوب جوابه أن علماء الذين كفرهم الشيخ امام احمد رضا و افتى بكفرهم باى وجوه كفرهم هل فعل هذا فى ضوء الدلائل الشرعية ام بغير دليل. يعلم كل شخص أن تكفير مسلم ذنب عظيم و معصية كبيرة بل بحكم الحديث الشريف تكفيرمسلم تكفيرنفسه حقيقة و يقول المخالفون ان الشيخ احمد رضا لا يسلم اسلام من لم يكن متفقا فى عقيدته ولا يسلم انه مسلم فهل هذا صحيح ام غلط.

فاجيبوا جوابا شافيا بالدلائل و البراهين فى صورة الصحة والثبوت فجزاكم الله احسن الجزاء.

المستفتى عبدالوحيد چندوسى

الجواب بعون الملك الوهاب

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلى على رسوله الكريم

اتهام الوهابية ان الشيخ الامام احمد رضا كفر علماء الاسلام كذب و افتراء خالص بل الامام الشاه احمد رضا انما كفر المفسدين الذين انكروا ضروريات الدين.

القرآن والحديث و جميع الامت يكفر مثل هؤلاء والشاه الامام احمد رضا خان لم يحكم بالكفر من نفسه بل نقل نصوصا لم يجب عنها الى اليوم وهابى ولا يستطيعون الجواب ابداً و كون هذه الامور اى عبارات حفظ الايمان و فتاوى رشيدية و تقوية الايمان و غيرها) كفرا و كون قائلها كافرا مسلم عند الوهابية ايضاً كتب شيخهم اشرف على تهانوى فى رسالته " بسط البنان"

" أن من اعتقد كذا او قال هذا صراحة او اشارة بالاعتقاد انا اقول بكونه خارجاً عن الاسلام فانه يكذب نصوصا قطعية و ينقص سيد العالم فخر بنى ادم ﷺ .

و انما القول بأن الامام احمد رضا يكفر من لم يكن متفقا فى عقيدته هذا صحيح بل هذا عقيدة كل مسلم بان من لم يكن متفقا فى عقيدته فى الايمانيات و ضروريات الدين هو كافر. فالذى يؤمن بالتوحيد ولكن لم يكن متفقا فى عقيدة الرسالة فهو كافر و من يؤمن

بالتوحيد والرسالة ولكن أنكر القرآن فهو كافر.

الغرض أن أنكر امراً واحداً من ضروريات الدين فهو كافر و أنما المسلم هو الذى يكون متفقا فى عقيدتنا فى جميع ضروريات الدين كما ورد فى حديث جبرائيل : " قال أن تؤمن بالله و ملئكته و كتبه و رسله واليوم الأخر و تؤمن بالقدر خيره و شره. (رواه الشيخان) فالذى هو متفق لنا فى العقيدة بهذا الامور فهو مؤمن والذى لم يكن متفقا لنا فى العقيدة بهذا الامور اى ضروريات الدين ليس له حقيقة الايمان حاصلة فهو ليس بمؤمن بل كافر والله اعلم.

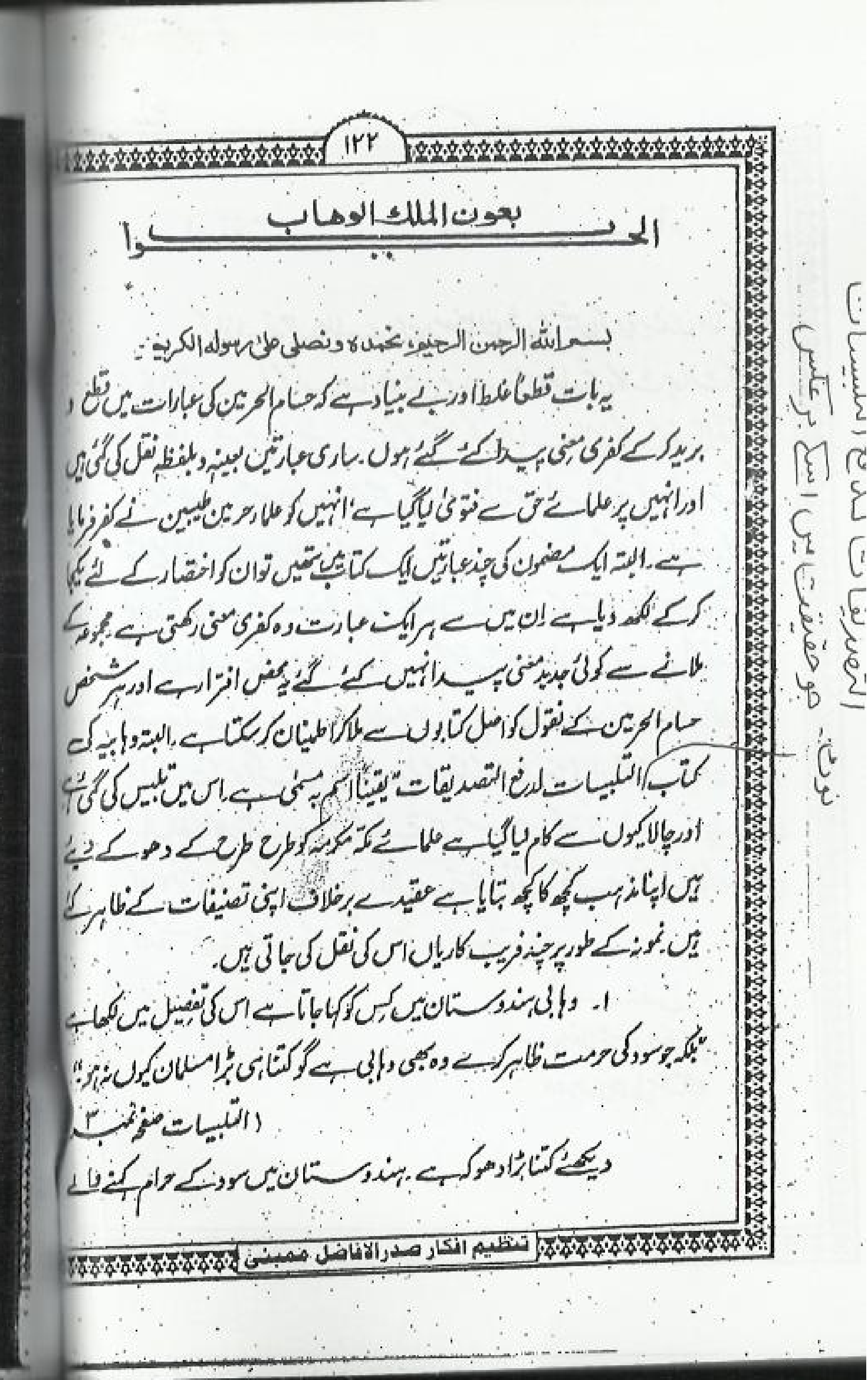
كتبه العبد المعتصم بحبل الله المتين

سيد محمد نعيم الدين مراد آبادى عفا عنه المعين.

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ دیوبندی علما کہتے ہیں کہ اعلحضرت نے کتاب حسام الحرمین میں بہت سی عبارتیں کاٹ چھانٹ کر نقل کر کے علمائے حرمین شریفین سے کفر کا فتویٰ لکھوالیا ہے چنانچہ ایک کتاب التصدیقات لدفع التلبیسات" معروف بہ مہند جس کو مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے مرتب کر کے شائع کی ہے جس پر علمائے حرمین شریفین اور ہند کے علمار کی مہریں اور تصدیقیں موجود ہیں جس سے سند لاتے ہیں کہ علمائے دیوبند کے عقائد پر علمار حرمین شریفین تصدیق فرما رہے ہیں لہذا استفسار ہے کہ کتاب حسام الحرمین حق ہے یا کتاب "التصدیقات" ہمارے سنی علمار کرام کا عمل کس پر ہے اور دیوبندی عقائد والوں کو تو بڑا ناز ہے کہ ہم لوگ حق پر ہیں۔ اور بریلوی عقائد والے مفتری اور کاذب کہ ان کے یہاں کفر کا کارخانہ ہے۔ جس کو چاہتے ہیں مسلمان کہتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں کفر کا فتویٰ دے کر دوزخ میں ڈال دیتے ہیں تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط، براہ کرم دلائل کی روشنی میں مسئلہ واضح فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

المستفتی
سید مظاہر حسین مظفر پوری
۱۸ ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ



بعون الملک الوہاب

الجـــــــواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

یہ بات قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے کہ حسام الحرمین کی عبارات میں قطع و برید کر کے کفری معنی پیدا کئے گئے ہوں۔ ساری عبارتیں بعینہٖ وبلفظہٖ نقل کی گئی ہیں اور انہیں پر علمائے حق سے فتویٰ لیا گیا ہے انہیں کو علماء حرمین طیبین نے کفر فرمایا ہے۔ البتہ ایک مضمون کی چند عبارتیں ایک کتاب میں تھیں توان کو اختصار کے لئے یکجا کر کے لکھ دیا ہے ان میں سے ہر ایک عبارت وہ کفری معنی رکھتی ہے۔ مجموعے کے ملانے سے کوئی جدید معنی پیدا نہیں کئے گئے یہ محض افتراء ہے اور ہر شخص حسام الحرمین کے نقول کو اصل کتابوں سے ملاکر اطمینان کرسکتا ہے۔ البتہ وہابیہ کی کتاب "التلبیسات لدفع التصدیقات" یقیناً اسم بمسمّی ہے اس میں تلبیس کی گئی ہے اور چالاکیوں سے کام لیا گیا ہے علمائے مکہ مکرمہ کو طرح طرح کے دھوکے دیئے ہیں اپنا مذہب کچھ کا کچھ بتایا ہے عقیدے برخلاف اپنی تصنیفات کے ظاہر کئے ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند فریب کاریاں اس کی نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ وہابی ہندوستان میں کس کو کہا جاتا ہے اس کی تفصیل میں لکھا ہے
"بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو"
(التلبیسات صفحہ نمبر ۳)

دیکھئے کتنا بڑا دھوکہ ہے۔ ہندوستان میں سود کے حرام کہنے والے

کو کون وہابی کہتا ہے۔ سود کو تمام علمائے اہلسنت حرام فرماتے ہیں۔ وہابی کے یہ معنی بتانا کتنا بڑا خدع و مکر ہے۔

۲۔ روضۂ طاہرہ کی زیارت کے لئے لکھا ہے کہ اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے۔ بلکہ واجب کے قریب ہے گو شدِ رحال اور بذلِ جان و مال سے نصیب ہو" (التلبیسات صفحہ ۵) پر زیارت شریف کی نیت سے سفر کو منع کرنا وہابیہ کا قول بتایا۔ دیکھئے کیسے خالص سنی بن رہے ہیں گویا وہابی ان کے سوا کوئی اور ہے۔ اب ذرا "تقویۃ الایمان" دیکھئے کہ وہاں سلسلۂ شرکیات میں کیا ہے۔ "اس کے گھر کی طرف اور دُور دُور سے قصد کر کے سفر کرنا" (تقویۃ الایمان) دوسری جگہ لکھا ہے: "اور کسی کی قبر پر یا چلّہ پر یا کسی کے تھان پر جانا۔ دُور سے قصد کرنا" (تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۴۵) اس میں صاف بتایا ہے کہ کسی کے گھر یا کسی کی قبر کی طرف قصد کر کے سفر کرنا شرک ہے۔" اور تقویۃ الایمان کے مصنف اسمٰعیل کی تعریف اسی التلبیسات کے صفحہ ۳ میں مرقوم ہے۔ جب وہ ان کا پیشوا ہے اس کی کتاب پر ساری جماعت کا ایمان اور اس میں بقصد زیارت سفر کو شرک کہا۔ اسی سفر کو التلبیسات میں قربت اور واجب کہنا اور اس کے لئے جان و مال کا خرچ روا رکھنے کا اظہار کتنا بڑا کید اور کیسا کھلا ہوا فریب ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہابیہ کے دین میں تقیہ بھی درست ہے کہ اپنے مذہب کو چھپا کر کچھ اور ظاہر کرے۔

۳۔ "تقویۃ الایمان" میں حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت

کر کے لکھا ہے کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مردہ جانتے ہیں۔ معاذاللہ۔ مگر التبلیسات میں ظاہر کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے۔ بلا مکلف ہونے کے۔ اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے"۔ (التبلیسات صفحہ) دیکھیے کیسا مکر اسنی بن رہا ہے۔

۴۔ تقویۃ الایمان۔ صفحہ ۴۱ میں ہے "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔ اسی کتاب کے صفحہ ۳۳ میں اولیاء کی نسبت لکھا "کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور التبلیسات میں اولیاء کرام کی نسبت اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا ہے کہ ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا بیشک صحیح ہے"۔ (التبلیسات صفحہ ۱۱)

۵۔ التبلیسات صفحہ ۲۱ میں محمد ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے تابعین کو خارجی بتایا ہے اور ان کا یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ وہ اپنے فرقہ کے سوا تمام عالم کے مسلمانوں کو مشرک جانتے ہیں اور اہل سنت وعلمائے اہلسنت کا قتل ان کے نزدیک مباح ہے۔ مگر فتاوی رشیدیہ میں اچھا بتایا ہے۔ چنانچہ فتاوی رشیدیہ جلد اول صفحہ میں ہے "محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا حنبلی تھا"۔ جلد ا۔ صفحہ ۹۶ میں لکھا ہے۔ "محمد ابن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں۔ وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث

بدعت و شرک سے روکتا تھا۔

عقیدہ تو یہ ہے مگر التلبیسات میں سنی بننے کے لئے ظاہر کیا کہ ہم اس کو خارجی جانتے ہیں، کیا مکاری ہے۔

۶۔ ختم نبوت کے متعلق التلبیسات میں سنی بننے کے لئے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ولکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معناً حد تواتر تک پہونچ گئیں اور نیز اجماع امت سے۔ سو حاشا ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کیوں جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اسی لئے کہ منکر ہے نص صریح کا"۔
(التلبیسات صفحہ ۱۴۔ ۱۵)

یہاں تو صاف اعلان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ آیت اور احادیث متواترۃ المعنیٰ اور اجماع سے ثابت بتایا اور نص قرآنی کو اس معنی میں صریح و قطعی اور اپنے آپ کو خالص سنی ظاہر کیا۔" اور تحذیر الناس دیکھئے تو اس میں صفحہ ۲ پر لکھا ہے عوام کے خیال میں تو رسول کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں و لکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

۷۔ التلبیسات میں تو اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالیٰ کے لئے ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علامات

حدوث سے منزہ و عالی ہے۔ (التلبیسات صفحہ ۱۳) مگر واقعہ میں وہابیہ کا عقیدہ اس کے خلاف ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے جہت و مکان سے منزہ جاننے کے عقیدہ کو بدعت کہتے ہیں چنانچہ امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے ایضاح الحق ۳۵، ۳۶، میں لکھا ہے "تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان جہت و ماہیت ترکیب عقلی و مبحث عینیت و زیادت صفات و تاویل متشابہات و اثبات رویت بلاجہت و محاذات و اثبات جوہر فرد و ابطال ہیولی و صوری و نفوس و عقول یا اسکلام در مسئلہ تقدیر و کلام و قول بصدور عالم و امثال آن از مباحث فن کلام و الہیات و فلسفہ ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ می شمارد" یہ عیاری ہے کہ عقیدہ کچھ ہے اور ظاہر کرتے ہیں اس کے خلاف۔

۸۔ التلبیسات صفحہ ۱۷ میں لکھا ہے کہ جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی فضیلت ہے کہ جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ ایمان سے خارج ہے۔" یہاں تو یہ ظاہر کیا اور اٹھا کر دیکھئے تو۔ حقیقت یہ ہے کہ جس عقیدہ پر دائرہ ایمان سے خارج ہونے کا حکم دیا ہے وہ عقیدہ خود ان کا اپنا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو تقویۃ الایمان مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۶۰ میں لکھا ہے "انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔" دوسری کتاب براہین قاطعہ جس کے مصنف بظاہر یہی مولوی خلیل احمد ہیں جنہوں

التلبیسات میں مذکورہ بالا عبارت لکھی وہ براہین قاطعہ صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کہہ دیا وہ خود نص کے موافق ہی کہتا ہے۔ اس مکاری کی کیا انتہا ہے۔ جو عقیدہ بار بار لکھ کر چھاپ چکے التلبیسات میں اس کا صریح انکار کر دیا۔

9۔ التلبیسات صفحہ ۱۸ میں ہے ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کو ذات وصفات اور تشریحات یعنی احکام علیہ وحکم نظریہ اور حقیقتہائے حقہ واسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی انکے پاس تک نہیں پہونچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول، اور بیشک آپکو اولین وآخرین کا علم عطا ہوا۔ اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔"

اس عبارت کو ملاحظہ کیجئے کیا مسلمان بنے ہوئے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی وسعت اور حضور کا تمام خلق سے اعلم ہونا بیان کر رہے ہیں اور عقیدہ دیکھئے تو نہایت ناپاک کہ معاذ اللہ حضور کو اپنے خاتمہ اور انجام کا بھی علم نہیں اور دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں"۔ (تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی ۱۳) میں لکھا ہے "جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اسکی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا" اور براہین قاطعہ ص۴۶ میں لکھا ہے" اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں"۔ حقیقۃً عقیدہ تو یہ ہے اور دھوکہ دینے کے لئے

التلبیسات میں ظاہر وہ ہے۔

۱۰۔ التلبیسات صفحہ ۱۹ میں لکھا ہے "اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی علیہ السلام سے اَعلم وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ یہاں تو لکھا اور براہین قاطعہ میں خود ہی شیطان لعین کے لئے وسعت علم کو ثابت کیا ہے اور حضور کے حق میں اس کے ثبوت کا انکار کیا۔ یہاں جس چیز کو کفر بتایا اس کے قائل خود آپ ہی ہیں۔ براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ میں لکھتے ہیں "شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔ دیکھئے عقیدہ تو یہ ہے اور التلبیسات میں اس کا صاف انکار ہے، اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو کافر بتایا ہے۔ کیا عیاری ہے۔

۱۱۔ التلبیسات صفحہ ۲۴ میں جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے۔ یا کہے وہ قطعاً کافر ہے۔

علمائے حرمین کے سامنے تو اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا اب یہ دیکھئے کہ ایسا سمجھنے اور کہنے والا کون جس کو کفر کہہ رہے ہیں وہ فعل کس کا ہے۔ ملاحظہ کیجئے "حفظ الایمان" مطبوعہ مجتبائی مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی صفحہ ۷، ۸ میں ہے پھر یہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر ہے کہ مراد اس سے بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور

کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و بکر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے۔" دیکھئے وہ کفری قول جس کے قائل کو التبلیسات میں کافر کہہ رہے ہیں خود ان کے پیشوا مولوی اشرف علی کا ہے۔

اس کے علاوہ دوسری عیاری یہ ہے کہ التبلیسات میں اشرفعلی کی عبارت پیش کی تو اس میں قطع و برید کرلی کہ حفظ الایمان میں تو "علم غیب کا حکم کیا جانا" لکھا ہے اور التبلیسات میں علم غیب کا اطلاق لکھا ہے۔ کہاں حکم کرنا کہاں محض اطلاق اپنی عبارت میں تحریف کر ڈالی۔ اگر ان کے نزدیک حفظ الایمان والی عبارت صریح کفر نہ تھی تو التبلیسات میں اس کو کیوں بدلا؟ کیوں دوسرے لفظوں سے بیان کیا؟ اصل لفظ کو کیوں بچایا، قول کچھ تھا علمائے عرب کو کچھ دکھایا۔

۱۲۔ مجلس میلاد شریف کی نسبت اپنا یہ خیال ظاہر کیا دیکھو التبلیسات ص۲۴،

"حاشا ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے۔ وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ ہے اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول و براز اور نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو۔"

دیکھئے یہاں مولود شریف کو اعلیٰ درجہ کا مستحب بتایا جاتا ہے اور اس کو بدعت سیئہ کہنے سے حاشا کہہ کر انکار کیا جاتا ہے۔ یہ بڑا فریب ہے کیونکہ اس

ہیں وہ اس کے منکر ہیں دیکھئے ذیل کے حوالے۔ فتاوی رشیدیہ جلد اول صفحہ ۵۰
سوال: مولود شریف اور عرس کہ جس میں کوئی بات خلاف نہ ہو جیسے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟ اور شاہ صاحب واقعی مولود شریف اور عرس کرتے تھے یا نہیں؟"۔

"جواب عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام تداعی اس میں بھی موجود ہے لہٰذا اس زمانہ میں درست نہیں"۔

اسی فتاوی رشیدیہ جلد دوم ص۱۴۵ میں ہے "مسئلہ، محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف وگزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے؟

"جواب ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے"۔

اسی فتاوی رشیدیہ کے جلد ۳ ص۱۴۲ میں ہے "کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں"۔

انصاف کیجئے کہ حقیقت میں مذہب تو یہ ہے کہ کوئی مولود شریف کسی طرح درست نہیں اور التلبیسات میں بظاہر اس کے خلاف کیا۔ یہ ہیں کیا دیاں، یہ مکاریاں۔ استغفر اللہ۔ ان دیوبندیوں وہابیوں کی تمام کتابیں ایسی مکاریوں سے بسر ہیں چند بطور نمونہ یہاں لکھی گئیں۔ اب دوسرا انداز فریب ملاحظہ کیجئے خود سوالات لکھے خود ان کے جوابات دیئے اپنے ہی گھر کے لوگوں سے تصدیقیں کرائیں جو اور لنبد میں وہ فریب کاریاں کیں جو اوپر بیان ہوئیں اب اس مجموعۂ فریب کو حرمین شریفین

لے کر پہنچے تاکہ وہاں کے علماء کو دھوکہ دیں اور ان سے کسی طرح تصدیق کرالیں تو کہنے کو ہو جائے کہ حسام الحرمین میں علمائے حرمین شریفین نے جن بد لگاموں پر کفر کا حکم دیا تھا انہوں نے ہی ان کا اسلام تسلیم کر لیا۔ مگر اللہ تعالیٰ علماء ربانی کا محافظ ہے۔ مکاروں کا کید نہ چلا اور حرمین طیبین کے علماء اعلام کی تصدیقیں حاصل نہ ہوئیں اگرچہ بعید نہ تھا کہ وہ حضرات ان پُر فریب جوابوں سے دھوکہ کھاتے جن میں فریب کاروں نے اپنے آپ کو پکا سنی ظاہر کیا تھا مگر الحمد للہ حرمین طیبین کے علماء کرام ان کے فریب میں نہ آئے۔

علمائے حرمین کی تصدیق کا حال

علمائے حرمین طیبین کی تصدیقات کا حال تو حسام الحرمین میں دیکھئے اور التلبیسات کی جعلی کارروائی محض فریب کاری ہے۔ عنوان میں تو لکھا ہے کہ ھٰذا خلاصۃ تصدیقات العلماء بمکۃ المکرمۃ اور اس کے ذیل میں صرف مولانا محمد سعید بابصیل کی ایک تحریر ہے اس تحریر میں کہیں ذکر نہیں ہے کہ براہین قاطعہ و حفظ الایمان اور تحذیر الناس و فتاوائے گنگوہی پر جو حکم حسام الحرمین میں دیا وہ غلط ہے نہ یہ تحریر ہے کہ ان کتابوں کی کوئی عبارت کفری نہیں تصدیق کس بات کی ہے اور اس تحریر سے دیوبندیوں کو فائدہ کیا پہنچا ہے۔ التلبیسات میں جو انہوں نے اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا اور محمد ابن عبد الوہاب نجدی کو وہابی خارجی بتایا مولود شریف کو جائز کہا اس کی مولانا نے تصدیق فرما دی۔ تو یہ سنیت کی تائید ہوئی۔ وہابیہ کی حیاداری ہے کہ وہ اس تحریر کو اپنی تائید میں پیش کریں۔

علاوہ بریں جو تحریر انہوں نے لکھی تھیں بعینہ درج کرنا چاہیئے تھی ان کا خلاصہ کیوں کیا گیا۔ وہ کیا مضمون مخالف تھا جس کو چھپانے کے لئے ان کی تحریر میں کانٹ چھانٹ کی اور اس تلبیسات میں خود اقرار ہے۔ چنانچہ صفحہ ۵۰ کے اول میں لکھا ہے "یہ علماء مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کے علماء کی تصدیقات کا خلاصہ ہے" جن علماء کی تحریر اپنی برأت کے ثبوت کے لئے پیش کی جاتی ہیں ان میں قطع و برید کیوں کی گئی۔ اس سے اہل فہم سمجھ سکتے ہیں کہ وہ تحریر ان کے موافق نہ تھی، جو باتیں خلاف اور صریح خلاف تھیں وہ نکال دیں یہ حال ان کی دیانت کا ہے۔

اس کے بعد ایک تصدیق شیخ احمد رشید کے نام سے لکھی ہے تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ یہ کوئی عرب اور علماء مکہ میں سے ہوں گے۔ مگر آخر میں جہاں دستخط ہے وہاں "بندہ احمد رشید خاں نواب" لکھا ہے دیکھو التلبیسات صفحہ ۵۲: یہ نواب اور خاں بتارہا ہے کہ یہ عرب نہیں ہیں اسی لئے اول میں ان کے نام کے ساتھ نواب اور خان نہیں لکھا گیا۔

تیسری تصدیق شیخ محب الدین کی ہے جن کو مہاجر لکھا ہے۔ لفظ مہاجر سے ظاہر ہے کہ وہ عرب علماء مکہ مکرمہ میں سے نہیں ہیں ان کی تحریر کو علمائے مکہ کی تحریر قرار دینا دنیا کو فریب دینا ہے یہ جرأت ہے کہ ہندستانیوں کی تحریریں علمائ مکہ کے نام سے پیش کرکے دنیا کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔

چوتھی تحریر شیخ محمد صدیق افغانی کی ہے اس کو بھی علماء مکہ کے سلسلہ میں داخل کیا ہے۔ ہندی و افغانی "مکہ" بن بیٹھے اس دھوکہ دہی کی کچھ انتہا ہے لیسے

تو جتنے حاجی ہندوستان سے گئے تھے۔ ان سبھوں سے نشان انگوٹھے لے کر علماء مکہ میں شمار کر دیتے تو کون کیا کرتا۔

ایک اور بڑا مکر اسی سلسلہ میں پانچویں اور چھٹی تحریریں شیخ محمد عابد صاحب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی شیخ علی بن حسین مدرس حرم شریف کی بھی درج ہیں۔ یہ حضرات بیشک علماء مکہ میں سے ہیں مگر ان کے نام سے جو تحریریں التلبیسات میں درج ہیں وہ جعلی ہیں۔ چنانچہ خود التلبیسات صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے کہ "جناب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی مگر مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلہ تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے ان کی نقل کر لی گئی تھی سو ہدیہ ناظرین ہے"۔

اس سے معلوم ہوا کہ ان حضرات کی تحریریں وہابیہ کے پاس موجود نہیں پھر ان کے نام سے تحریر چھاپنا کس قدر بے باکی و مخادعت ہے۔ فرض کرو یہ سچ ہی ہی اگر ان صاحبوں نے اپنی تحریر واپس لے لی اور پھر نہ دی تو وہ تحریر ان کو مقبول نہ ہوئی اس کو آپ کے سر تھوپنا کتنا بڑا مکر ہے اور مخالفین کی رعایت کی وجہ سے انہوں نے امر حق کو چھپایا تو وہ اس قابل ہی کب رہے کہ ان کی تحریر لائق اعتبار ہو۔ غرض کسی طرح سے ان کی تحریر چھاپنا اور ان کی طرف نسبت کرنا درست نہیں۔

التلبیسات میں علماء مکہ کے نام سے صرف اتنی ہی تحریریں درج ہیں ان میں قطع و برید بھی ہے۔ ہندیوں اور افغانیوں کو مکی بھی بنایا گیا۔ جعلی تحریریں بھی ہیں ایک بھی تحریر قابل استناد نہیں۔ کل کا کل کارخانہ دھوکے اور فریب کا ہے اور

اس سے ظاہر ہے کہ تمام علماء مکہ مکرمہ ان کے کفر پر متفق تھے اور کسی طرح ان کی فریب کاری نہ چل سکی۔ اس لئے انہوں نے جعلی تحریریں بنائیں اور ہندوستانیوں اور افغانیوں کو علماء مکہ مکرمہ ظاہر کر کے ان سے کچھ لکھوالیا ایسا نہ کرتے تو تائید باطل کے لئے اور کر ہی کیا سکتے تھے۔

علمائے مدینہ کی تصدیقات کا حال

علمائے مدینہ کے نام سے التبلیسات میں عجیب چال چلی ہے۔ مولانا سید احمد صاحب برزنجی کے کسی رسالہ کے چند مقامات کی تھوڑی تھوڑی عبارتیں نقل کر کے اس پر جن چوبیس پچیس صاحبوں کے دستخط تھے سب نقل کر دیئے وہ دستخط التبلیسات پر نہ تھے۔ برزنجی صاحب کے رسالہ پر تھے مگر التبلیسات میں سب نقل کر دیئے تاکہ عوام دھوکہ کھائیں کہ مدینہ طیبہ کے اس قدر علماء اس سے متفق ہیں۔ چنانچہ التبلیسات کے صفحہ ۶۰ میں اس کا اقرار بھی کیا ہے۔

برزنجی صاحب کا پورا رسالہ بھی نقل نہ کیا جس کو لوگ دیکھتے کہ وہ کیا فرماتے ہیں، تین مقامات کی کچھ عبارتیں لکھ ڈالیں یہ کہاں کی دیانت ہے اہل عقل سمجھ سکتے ہیں کہ اس رسالہ کو بالکل نظر انداز کر دینا ضرور کسی مطلب سے ہے۔ چونکہ اگر وہ موافق ہوتا تو اس کا حرف حرف لکھا جاتا۔

مولانا شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تحریر

علماء مدینہ کی تحریرات کے سلسلہ میں سب سے آخر مولانا شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تحریر ہے اس تحریر میں مولانا نے یہ تو نہیں فرمایا کہ

تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان وغیرہ کی وہ عبارات جن پر حسام الحرمین میں کفر کا حکم دیا گیا ہے درست ہے یا کفر نہیں ہیں یا ان کے مصنف مومن رہے کافر ہوئے، بلکہ وہابیہ کا رد کیا ہے اور ان کی ناک کاٹ دی ہے کہ مولود شریف اور قیام وقتِ ذکر ولادت کو جائز و مستحب اور شرعاً محمود اور اکابر علماء کا قرناً بعد قرنٍ معمول اور مسلمانوں کا شعار بتایا ہے۔ دیکھو التلبیسات صفحہ ۶۱ و ۶۲۔ اور اس سے بڑھ کر حضور کی روح مبارک کی تشریف آوری کو امر ممکن اور اس کے معتقد کو غیر خاطی بتایا ہے اور یہ تصریح کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور وہابی دین پر خاک ڈالنے کے لئے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ حضور باذن تعالیٰ جہان میں جیسے چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں۔ (دیکھو التلبیسات صفحہ ۶۲) یہ وہابیہ کا رد اور ان کے دین کا ابطال ہے اس نے تقویۃ الایمان کو جہنم رسید کر دیا اس کے علاوہ التلبیسات کی نقل کی ہوئی اور تحریرات میں بھی وہابیہ کے کھلے ہوئے رد ہیں۔ یہ ایک مختصر نقشہ التلبیسات کا پیش کیا گیا ہے جس سے ہر عاقل منصف اس دجالی کتاب کی فریب کاری پر نفرت کرے گا۔

اب بحمد اللہ تعالیٰ روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ حسام الحرمین حق و صحیح اور التلبیسات کذب و زور و باطل و مردود ہے والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ وسید انبیائہ و رسلہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

کتبہ العبد المعتصم بحبل المتین

محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین

۱۳۳۲ھ

وہابیہ کی عیاریاں اور تلبیسات کا افشاء راز

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین ان امور مندرجہ ذیل ہیں کہ مخالفین دیوبندیہ وہابیہ نے جو یہ شورش اٹھائی ہے کہ اعلیٰحضرت حکیم الامت مجدد مایۂ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا مولانا شاہ مفتی محمد احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کثرت سے علماء امت کو کافر کہتے ہیں اس لئے اعلیٰحضرت کو مکفر المسلمین کے لقب سے یاد کرتے ہیں تو آیا ان کا یہ کہنا حق ہے یا باطل۔ ہدایت ہے یا ضلالت۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ جن علماء کو اعلیٰحضرت قدس سرہ العزیز نے کافر کہا یا کفر کا فتویٰ دیا ہے تو کن وجوہات سے۔ آیا یہ کہ از روئے شرع دلائل سے یا یوں ہی بغیر کسی دلیل کے کافر کہنا استعمال کیا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ بلا ثبوت شرعی کسی مسلمان کو کافر کہنا گناہ عظیم بلکہ حقیقۃً بحکم حدیث شریف خود کافر بننا ہے۔ مخالفین کا یہ کہنا ہے کہ اعلیٰحضرت کا جو شخص ہم خیال و ہم عقیدہ نہ ہو اس کو مسلمان ہی نہیں جانتے تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط۔ مبرہن دلائل اور ثبوت کی روشنی میں تفصیلی و تشفی بخش جواب عنایت فرمائیں۔ فجزاکم اللہ خیر الجزاء۔

المستفتی

عبدالوحید چندوسی

بعون الملک الوہاب

الحــــــــــــــــــــــــــــوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وہابیہ کا اتہام کہ اعلحضرت قدس سرہ نے علماء اسلام کو کافر کہا ہے کذب محض اور افتراء خالص ہے اعلحضرت قدس سرہ نے ان مفسدین کو کافر فرمایا جو ضروریات دین کے منکر ہوئے ایسوں کو قرآن وحدیث اور تمام امت کافر کہتی ہے اعلحضرت نے کفر کا حکم اپنی طرف سے نہ دیا بلکہ نصوص نقل فرمائے جن کا آج تک کسی وہابی نے جواب نہ دیا اور نہ کبھی وہ جواب دے سکتے ہیں۔ ان امور کا کفر ہونا اور ان کے قائل کا کافر ہونا خود وہابیہ کو بھی تسلیم ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب "بسط البنان" میں لکھتے ہیں کہ "جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرورعالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی"۔

اور رہی یہ بات کہ جو اعلحضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو اس کو وہ کافر جانتے ہیں یہ درست ہے اور ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ ایمانیات اور ضروریات دین سے جو اس کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔ جو توحید مانے رسالت میں ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر، توحید ورسالت دونوں کو مانے قرآن کا منکر ہو تو کافر ہے۔ غرض کسی ایک امر ضروری سے اگر انکار کرے تو کافر ہے۔ مسلمان وہی ہے جو تمام ضروریات دین میں ہمارا ہم عقیدہ ہو۔ حدیث جبرئیل میں ہے قال ان تومن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ یعنی ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے

ملائکہ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز آخرت کو مانے اور اس کی تقدیر
خیر و شر پر ایمان لائے۔ تو جو ان امور میں ہمارا ہم عقیدہ ہے مومن ہے اور جو ان میں ایک
میں بھی ہم عقیدہ نہیں اس کو حقیقت ایمان ہی حاصل نہیں تو وہ مومن نہیں کافر ہے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ العبد المعتصم بحبل اللہ المتین

سید محمد نعیم الدین

مراد آباد۔